

## سوال

میں چھبیس سالہ نوجوان ہوں اور ایک اچھے گھرانے کی لڑکی سے تعارف ہوا ہے میری خواہش ہے کہ میں اس سے منگنی کر لوں لیکن مشکل یہ ہے کہ لڑکی ابھی تک چھوٹی اور اس کی عمر صرف تیرہ برس ہے ، تو کیا اخلاقی طور پر اس کے بارہ میں سوچا جاسکتا اور اس سے شادی کی جاسکتی ہے ؟

اور کیا دینی اور معاشرتی اور قانونی طور پر ہماری عمر کا فرق قابل قبول ہوگا ؟

فرض کریں اگر شادی ہو جاتی ہے تو یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کنواری لڑکی سے تو شادی پر اس کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے لیکن کیا ایک تیرہ برس کی لڑکی ایسا فیصلہ کرنے پر قادر ہو گی ، اور کیا اسلام اس طرح کی شادی کی اجازت دیتا ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

آپ کے مابین عمر کے اس فرق کے باوجود اس لڑکی سے شادی میں کوئی حرج نہیں ، اہم چیز یہ ہے کہ وہ لڑکی دین والی اور اچھے اخلاق کی مالک ہونی چاہیے ، نکاح کے معاملہ میں یہی چیز مطلوب ہے اور شریعت بھی اسی کا حکم دیتی ہے اور اسی سے رضامندی و موافقت اور ان شاء اللہ سعادت مندی کا حصول بھی ہوگا ۔

چھوٹی بچی سے شادی کی صحت پر اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان دلالت کرتا ہے :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

اور تمہاری عورتوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں ، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے ، اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض آنا شروع بھی نہیں ہوا ، اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے الطلاق ( 4 ) ۔

اللہ تعالیٰ نے جنہیں کم عمری کی بنا پر حیض نہیں آیا ان کی عدت تین ماہ مقرر کی ہے ، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ عدت تو نکاح کے بعد طلاق کی وجہ سے ہوتی ہے ، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی شادی بھی ہو سکتی ہے اور پھر اسے طلاق بھی دی جاسکتی ہے ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھ برس کی عمر میں شادی کی تھی اور جب

نوبرس کی ہوئیں تو ان کی رخصتی ہوئی تھی ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پچاس برس سے تجاوز کرچکے تھے -

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ تعالیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ چھ برس کی عمر میں شادی کی اور اورمجھ سے نوبرس کی عمر میں بنا کی - صحیح بخاری حدیث نمبر ( 3894 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1422 ) -

اور جس لڑکی کی عمر تیرہ برس ہو اس بات احتمال ہے کہ وہ تو بالغ بھی ہوچکی ہو ، توجب وہ بالغ ہے پھر علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ شادی میں اس کی رضامندی شرط ہوگی ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( شادی شدہ عورت کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہیں کیا جاسکتا ، اور کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں ہوگا ، صحابہ نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کیسے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ خاموشی اختیار کرلے تو ( یہ اس کی اجازت ہے ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5136 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1419 ) -

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر ( 22760 ) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں -

اور اگر وہ لڑکی بالغ نہیں ہوئی تو پھر اس کے والد کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ اس کی شادی کردے اور اس کے لیے اس کی اجازت حاصل کرنی لازم نہیں ہوگی -

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

چھوٹی کنواری بچی کے بارہ میں کوئی اختلاف نہیں ( یعنی اس کا والد اس کی شادی کرے گا چاہے وہ ناپسند ہی کرتی رہے )

ابن المنذر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اہل علم میں سے جن سے بھی ہم نے علم حاصل کیا ہے اس بات پر متفق ہیں اور ان کا اجماع ہے کہ چھوٹی کنواری بچی کا نکاح اس کے والد کے جائز ہے ، اور جب والد اپنی چھوٹی بچی کی اس کے کفو اور مناسب لڑکے سے شادی کردے تو بچی کی ناپسندیدگی اور نہ کرنے کے باوجود والد کے لیے اس کی شادی کرنا جائز ہے - دیکھیں المغنی لابن

قدامہ المقدسی ( 398 / 9 ) -

لیکن امام احمد سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو لڑکی نو برس کی ہو جائے تو وہ بالغ لڑکی کے حکم میں ہوگی اور اس کی اجازت حاصل کرنی واجب ہے ، تو اس لیے اگر والد احتیاط کرے اور اس کی اجازت حاصل کر لے تو یہ بہتر اور اچھا ہوگا - دیکھیں المغنی ( 398 / 8 - 405 ) -

والله اعلم .